ہفت وار رسالہ:444
WEEKLY BOOKLET:444

رمضانُ الکریم کی سجاوٹ

صفحات:17

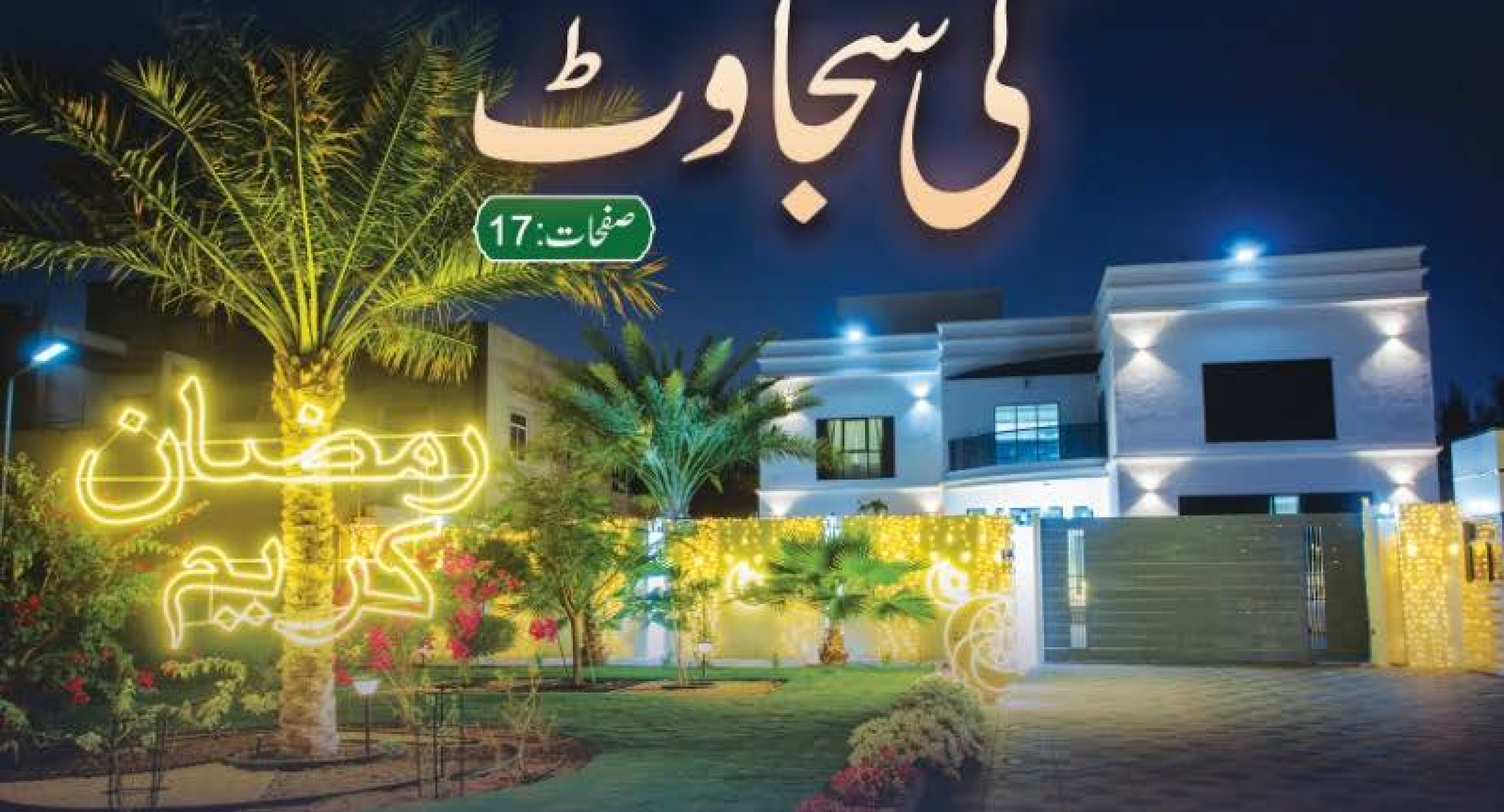

مولیٰ علی کی فاروقِ اعظم (رضی اللہ عنہما) کے لئے دعا 01
مسجدُ الحرام شریف کی سجاوٹ 03
مساجد کو روشن کرنے کی فضیلت 06
ماہِ رمضان سے محبت کی اَچھوتی مثال 13

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَاتَمِ النَّبِيّٖن ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم ط

رَمضانُ الکریم کی سجاوٹ

دُعائے عطّار: یااللہ پاک! جو کوئی 17 صفحات کا رسالہ ”رَمضانُ الکریم کی سجاوٹ“ پڑھ یا سُن لے اُسے ماہِ رمضان کا حقیقی قدر دان بنا اور اس کی قبر کو روشن فرما کر اُسے ماں باپ سمیت اپنے پیارے پیارے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ساتھ بِلا حساب و کتاب جنّتُ الفردوس میں پڑوس نصیب فرما۔ اٰمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

دُرُود شریف کی فضیلت

مسلمانوں کے پہلے خلیفہ حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر صدِّیق رضی اللہُ عنہ کا فرمانِ عالی شان ہے کہ نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر دُرُودِ پاک پڑھنا گناہوں کو اِس قدر جلد مٹاتا ہے کہ پانی بھی آگ کو اُتنی جلدی نہیں بجھاتا اور نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر سلام بھیجنا گردنیں (یعنی غلاموں کو) آزاد کرنے سے افضل ہے۔ (تاریخ بغداد، 7/172، رقم 3607)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ❀❀❀ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

مولیٰ علی رضی اللہُ عنہ کی فاروقِ اعظم رضی اللہُ عنہ کے لئے دعا

حضرتِ ابو اِسحاق ہَمدانی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: (مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ) امیرُ المؤمنین حضرتِ علیُّ المُرتَضٰی شیرِ خدا رضی اللہُ عنہ رَمضانُ المُبارک کی پہلی رات باہر تشریف لائے تو دیکھا کہ مساجد پر قِندِیلیں چمک رہی (یعنی چراغ روشن) ہیں اور لوگ قرآنِ کریم کی تلاوت کر رہے ہیں۔ یہ دیکھ کر آپ رضی اللہُ عنہ نے اِرشاد فرمایا: ”نَوَّرَ اللّٰهُ لَكَ يَا عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ فِيْ قَبْرِكَ كَمَا نَوَّرْتَ مَسَاجِدَ اللّٰهِ بِالْقُرْآنِ یعنی اے امیرُ المؤمنین حضرتِ عمر فاروقِ اعظم رضی اللہُ عنہ!

www.dawateislami.net

اللہ پاک آپ کی قبر کو ایسا ہی روشن کرے جیسا آپ نے مساجد کو قرآنِ کریم کی تلاوت سے روشن کیا۔ (موسوعہ ابن ابی الدنیا، 1/369، رقم 30) اللہ پاک کی ان سب پر رحمت ہو اوران کے صدقے ہماری بے حساب مَغْفِرت ہو۔

اٰمِین بِجَاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم

ہر طرف نور چھانے والا ہے مرحبا چار سُو اُجالا ہے
غَمزدہ دل کی کِھل اُٹھیں کَلیاں واہ! کیا بات ماہِ رمضاں کی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

مُعَزَّز مہمان کا استقبال

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! رمضانُ المبارک کی عظمت وشان کے کیا کہنے، یہ مہینا بڑی برکتوں، رحمتوں اور مغفرتوں کا خَزِیْنَہ ہے۔ اللہ پاک اِس ماہِ مبارک میں اپنا فضل و کرم اپنے بندوں پر اِس قدر بڑھا دیتا ہے کہ جنّت کے دروازے کھول کر جہنّم کے دروازے بند فرما دیتا ہے یہی نہیں بلکہ نیکیوں کا اَجر و ثواب بھی کئی گُنا بڑھا دیتا ہے۔ رمضان المبارک کے روزے داروں پر دِن ہو یا رات رحمتِ الٰہی کی برسات ہوتی رہتی ہے لیکن اللہ پاک کا یہ مہربان مہینا فقط "29" یا "30" دِن کا مہمان ہوتا ہے، عام طور پر جب کوئی مہمان ہمارے گھر آتا ہے تو ہم اُس کا اچھے انداز سے اِستِقْبال اور خاطِر تواضُع کرتے ہیں اور اگر کوئی نہایت مُعَزَّز اور قابلِ احترام مہمان آئے جو ہمیں مختلف تحائف (Gifts) اور کھانے پینے کی رنگا رنگ نعمتیں عطا کرے تو ایسے مہمان کے اِستِقْبال کا اَنداز بھی مُنْفَرِد ہوتا ہے۔ اللہ پاک کی طرف سے عطا کیا گیا **"رمضانِ کریم"** ہم گنہگاروں کے لئے ایک نہایت مُعَزَّز، محترم اور مہربان مہمان ہے، اِسی لئے اس ماہِ مبارک کی آمد پر دنیا بھر میں مسلمان عاشقانِ رمضان اپنے مُلکوں،

www.dawateislami.net

شہروں، علاقوں، مسجدوں اور گھروں کو سجاتے اور خوشیاں مناتے نظر آتے ہیں اور کیوں نہ خوشیاں منائیں کہ یہ ماہِ مبارک ہے ہی اتنی برکتوں، رحمتوں اور بخششوں والا کہ اِس ماہِ مبارک کے آنے پر خوش ہونا، ایک دوسرے کو مبارک باد دینا سُنّت (سے ثابت) ہے۔
(مراٰۃ المناجیح، 3/137)

مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ حضرتِ عمر فاروقِ اعظم رضی اللہُ عنہ (رَمضانُ المُبارک کے تشریف لانے پر) فرمایا کرتے: "اُس مہینے کو خوش آمدید جو ہمیں پاک کرنے والا ہے۔"
(تنبیہ الغافلین، ص177)

آیا رمضان آگیا رمضاں واہ! کیا بات ماہِ رمضان کی
جان رمضان پر مِری قرباں واہ! کیا بات ماہِ رمضان کی

مسجدُ الحرام شریف کی سجاوٹ

تقریباً پونے آٹھ سو سال پہلے کے مشہور تاریخ دان سَیّاح ابوعبدُ الله محمد بنُ عبدُ الله اَلْمَعروف اِبنِ بَطُوطہ لکھتے ہیں: مکۂ پاک میں رہنے والوں کی عادت ہے کہ جب رمضان المبارک کا چاند نظر آتا ہے تو بڑی دُھوم دھام ہو جاتی ہے، مسجدُ الْحَرام شریف (جس مبارک مسجد میں خانۂ کعبہ شریف موجود ہے اُس) کے فرش پر نئی چٹائیاں بچھا کر، اِتنی زیادہ موم بتّیاں اور مَشعلیں جلائی جاتی ہیں کہ حرمِ مسجد روشنیوں سے جگمگا اُٹھتا ہے، مسجد شریف میں محافل قائم کی جاتی ہیں، ہر طرف خوشی و مَسرّت کا سماں ہوتا ہے۔ چاروں سچے مذاہب (یعنی حَنَفی، شافعی، مالکی اور حَنْبَلی) کے عاشقانِ رسول اپنے اپنے امام صاحبان کے ساتھ نمازیں ادا کرتے ہیں، مسجد الحرام شریف قرآنِ کریم کی تلاوت کرنے والوں سے گونج اُٹھتی ہے، جس سے دِلوں میں رِقّت (یعنی نرمی) پیدا ہوتی اور آنکھیں اَشکبار ہو جاتی ہیں۔ بعض لوگ صرف طوافِ خانۂ کعبہ میں مشغول ہو جاتے ہیں اور بعض حَطِیم میں تنہا نماز پڑھنے میں مصروف

www.dawateislami.net

رہتے ہیں۔ شافعی عاشقانِ رسول کی عادت ہے کہ وہ نمازِ تراویح ادا کرکے اپنے امام کے ساتھ خانۂ کعبہ کا طواف کرتے ہیں۔

سحری کے وقت مسجدِ حرام کے مَشرقی مینار پر مُقرَّر زَمزمی مؤذِّن لوگوں کو سحری کی ترغیب دیتا ہے۔ ہر مینار کی چوٹی پر ایک لکڑی کا شہتیر نصب ہوتا ہے جس پر شیشے کے دو بڑے قِندیل روشن کرکے لٹکائے جاتے ہیں، جب فجر کا وقت قریب آتا ہے تو ان قندیلوں کو ایک ایک کرکے نیچے لا کر بجھا دیا جاتا ہے اور پھر اذان دی جاتی ہے۔ مکۂ پاک کے وہ گھر جو مسجدُ الحرام شریف سے دور ہوتے ہیں اور اُن تک اذان کی آواز نہیں پہنچتی، وہ عاشقانِ رسول اِن روشن قندیلوں کو دیکھ کر سحری کرتے ہیں اور جب یہ نظر آنا بند ہو جاتی ہیں تو کھانا پینا چھوڑ دیتے ہیں۔

ماہِ مہربان، ماہِ رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں قرآنِ کریم ختم کیا جاتا ہے جن میں قاضیِ اسلام، علمائے کرام اور شہر کے بڑے بڑے لوگ شرکت کرتے ہیں۔ ان محافل میں مکۂ پاک کے اعلیٰ خاندان کے بچوں سے قرآنِ کریم ختم کروایا جاتا ہے، اِس کے بعد ریشم سے آراستہ مِنْبَر تیار کیا جاتا ہے اور شمع روشن کی جاتی ہے پھر وہ بچہ (جس نے ختمِ قرآن کیا وہ) خُطبہ (یعنی نیکی کی دعوت) دیتا ہے۔ اس کے بعد بچے کا والِد لوگوں کو اپنے گھر آنے کی دعوت دیتا ہے اور گھر میں اُن حضرات کی مہمانی کرتا اور انہیں بہترین کھانے اور مٹھائیاں کھلاتا ہے۔ ماہِ رمضان کے پورے آخری عشرے (جسے جہنّم سے آزادی کا عشرہ کہا جاتا ہے) اِس کی طاق راتوں میں یہی معمول ہوتا ہے۔

ستائیسویں رات کا خصوصی اہتمام

اہلِ مکہ کے نزدیک ستائیسویں شب (لیلۃُ القدر) سب سے عظیم رات ہوتی ہے وہ اس

مبارک رات کا اہتمام دیگر تمام راتوں سے بڑھ کر کرتے ہیں۔ اس بابرکت رات میں مَقامِ ابراہیم کے پیچھے قرآنِ کریم کا ختم ہوتا ہے۔ حرمِ پاک میں ایک بڑے تین منزلہ لکڑی کے ڈھانچے پر قندیلیں اور شمعیں اتنی زیادہ روشن کی جاتی ہیں کہ ان کی چمک آنکھوں کو خِیرہ کر دیتی ہے۔ 29 ویں رات کو فِقہِ مالکی کے امام اپنا قرآنِ کریم ختم کرتے ہیں جو دکھاوے سے پاک ایک نہایت پُر وقار محفل ہوتی ہے۔ (رحلۃ ابنِ بطوطہ، ص 102 ملخصًا)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! آج رمضانُ الْمبارک میں جو مساجِد میں روشنی اور چراغاں کی جارہی ہے یہ کوئی نئی بات نہیں ہے بلکہ آج سے سینکڑوں سال پہلے مسجدُ الْحرام شریف میں بھی روشنی ہوتی تھی اور اَب بھی دنیا کے کئی مُمالک میں مساجِد اور گھروں کو آمدِ رمضان پر سجایا جاتا ہے بلکہ ہمارے پیارے پیارے آخِری نبی مکّی مَدَنی محمدِ عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ظاہری زمانے میں بھی مساجِد میں روشنی کرنے کی روایات موجود ہیں جیسا کہ

مَسجدِ نَبَوی میں چراغ کی اِبتِدا

صحابیِ نبی، حضرتِ تَمیم داری رضی اللہُ عنہ کے غلام سراج رضی اللہُ عنہ کا بیان ہے کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی مسجد میں کھجور کی ٹہنیوں اور پتّوں سے روشنی کی جاتی تھی۔ ہم قَنادِیل (ایک قسم کے فانوس جس میں چراغ جلاتے ہیں) روغنِ زیتون اور رَسیاں لائے اور میں نے (قندیلوں کو لٹکا کر) مسجد میں روشنی کی۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے یہ دیکھ کر پوچھا کہ ہماری مسجد کو کس نے روشن کیا ہے؟ حضرتِ تمیم رضی اللہُ عنہ نے عرض کی: میرے اِس غلام نے۔ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے پوچھا: اس کا کیا نام ہے؟ آپ نے عرض کی: فَتْح۔ نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: بلکہ اس کا نام سراج ہے۔ پس رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

نے میرا نام سراج رکھا۔(وفاءالوفا،1/596 ملخصاً،الاستیعاب،2/242 ملخصاً)

اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اوران کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمِین بِجَاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم

مسجد میں لائٹنگ کرنے کا رواج بہت پرانا ہے

حضرتِ مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ اپنی مشہور تفسیرِ قرآن **"نورالعرفان"** میں لکھتے ہیں:

حضرتِ سلیمان علیہ السّلام بیتُ المُقدّس میں ایسے روشنی فرماتے تھے کہ کوسوں (یعنی مِیلوں دُور)تک اس کی روشنی میں عورتیں چَرخہ کات لیتی تھیں۔ حضرتِ سلیمان علیہ السّلام نے بیتُ المُقَدَّس میں کِبْریتِ اَحمر (لال گندھک) کی روشنی کی ،جس کی روشنی بارہ مُربَّع میل ہوتی تھی اور اسے چاندی سونے سے آراستہ فرمایا۔(تفسیر نور العرفان،ص301)

تفسیرِ قرآن روحُ البیان میں ہے: حضرتِ سلیمان علیہ السّلام نے مسجد میں ایک ہزار سات سو **"سونے کے قندیل"** چاندی کے زنجیروں سے لٹکانے کا حکم جاری فرمایا تھا۔
(تفسیر روح البیان،پ10،التوبۃ،تحت الآیۃ:18،3/400)

مساجد کو روشن کرنے کی فضیلت

مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ حضرت سیِّدُنا عمر رضی اللہُ عنہ نے روایت کی کہ "جس نے اللہ پاک کی مساجد کو روشن کیا اللہ پاک اس کی قبر کو روشن فرمائے گا اور جس نے مسجد کو پاکیزہ خوشبو سے خوشبودار کیا تو اللہ پاک اس کی قبر میں جنّت کی خوشبو داخل کرے گا۔"(شرح الصدور بشرح حال الموتٰی والقبور،ص159 ملخصاً)

حدیثِ پاک میں بیان کیا گیا ہے: "جس نے مسجد میں چراغ روشن کیا تو جب تک مسجد میں روشنی رہتی ہے تب تک عام فِرِشتے اور عرش اُٹھانے والے خاص فرشتے

www.dawateislami.net

اس کے لئے بخشش کی دعا مانگتے رہتے ہیں۔ (تفسیر کبیر، پ10، التوبۃ، تحت الایۃ:18، 11/6)

اے عاشقانِ ماہِ رمضان! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! رمضانِ کریم کی تشریف آوری پر دنیا بھر میں اِس ماہِ مبارک کو مختلف اَنداز سے Celebrate کیا جاتا ہے۔ کئی ممالک میں رمضان المبارک کی آمد پر گھروں، گلیوں کو "رمضان الکریم اور اَھلًا یا رمضان" وغیرہ کے نام کے اِسٹیکرز اور ہِلالِ رمضان (یعنی رمضان شریف کے چاند) کے بورڈز وغیرہ لگا کر سجایا جاتا ہے۔ بچے نئے لباس پہنے، مختلف قندیلیں ہاتھوں میں لئے چوراہوں، گلی کوچوں میں ماہِ رمضان کی آمد پر مبارکباد دیتے اور ماہِ رمضان کی آمد پر خوشی مناتے دکھائی دیتے ہیں۔ سوشل میڈیا کے ذریعے مختلف ممالک مثلاً عرب شریف، مصر، عراق، شام، یمن، امارات وغیرہ کی رمضان المبارک کی آمد پر خوشیوں اور سجاوٹ کی مختلف ویڈیوز دیکھی جاسکتی ہیں۔ یاد رکھئے! ماہِ نُزُولِ قرآن "**رمضان شریف**" اور ماہِ ولادتِ نبیِ آخرُ الزَّمان صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر گھروں، گلیوں، محلوں کو سجانے کی قرآن و حدیث میں کہیں بھی مُمانَعَت نہیں، بلکہ قرآنِ کریم کے پارہ 8 سورۃُ الْاَعراف، آیت نمبر 32 میں ارشاد ہوتا ہے: ﴿قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِیْنَةَ اللّٰهِ الَّتِیْۤ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ﴾

تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: تم فرماؤ: اللہ کی اس زینت کو کس نے حرام کیا جو اس نے اپنے بندوں کے لئے پیدا فرمائی ہے؟

تفسیرِ قرآن "**صراطُ الجنان**" میں ہے: اس آیت سے معلوم ہوا کہ جس چیز کو شریعت حرام نہ کرے وہ حلال ہے۔ حُرمت (یعنی حرام ہونے) کے لئے دلیل کی ضرورت ہے جبکہ حِلَّت (یعنی حلال ہونے) کے لئے کوئی دلیل ضروری نہیں۔

(تفسیر صراطُ الجنان، پ8، الاَعراف، تحت الآیۃ:32، 3/303)

جنّت سجائی جاتی ہے

حدیثِ پاک میں ہے: حضرتِ سیّدنا عبدُ اللہ ابنِ عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

www.dawateislami.net

تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: بے شک جنّت سال کے شروع سے اگلے سال تک رَمَضانُ الْمبارَک کے لئے سجائی جاتی ہے۔(شعب الایمان 3/312،حدیث:3633)

جنّت کون سجاتا ہے؟

حضرتِ علّامہ علی قاری رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اسے (یعنی جنت کو) سونے سے سجایا جاتا ہے اور حقیقی طور پر اِس کی سجاوٹ کو اللہ پاک ہی بہتر جانتا ہے۔(مرقاۃ المفاتیح:4/458،تحت الحدیث:1967)

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: جنّت خود سجی سجائی پھر اور بھی زیادہ سجائی جائے پھر سجانے والے فرشتے ہوں تو کیسی سجائی جاتی ہو گی، اس کی سجاوٹ ہمارے وہم و گمان سے وَرا ہے، بعض مسلمان رَمضان میں مسجدیں سجاتے ہیں، وہاں قَلعی چونا کرتے ہیں، جھنڈیاں لگاتے، روشنی کرتے ہیں ان کی اصل یہ ہی حدیث ہے۔(مراٰۃ المناجیح،3/143)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ماہِ رمضان **"شَھْرُ اللہ"** یعنی اللہ پاک کا مہینا ہے، اس ماہِ مبارک کے اَدب و تعظیم کے لئے جو جتنی کوشش کرے گا وہ اُتنا ہی زیادہ ثواب پائے گا۔ اللہ پاک کی رحمت سے ماہِ رمضان کے آنے پر جو کوئی محبّت و تعظیم کے سبب اپنے گھر کو سجاتا ہے وہ رحمتِ الٰہی کا حقدار بنتا ہے کیونکہ ماہِ رمضان شریف سے محبّت دراصل اللہ پاک سے محبّت ہے کیونکہ اس ماہِ مبارک سے محبّت فقط **"اللہ پاک کی رضا"** کے لئے ہوتی ہے، یہی وجہ ہے کہ اس پیارے مہینے میں عبادت کا ذوق و شوق بڑھ جاتا ہے، اس ماہِ مبارک میں دِل عبادت کے لئے تیار ہو جاتے ہیں اور جو لوگ سال بھر تلاوتِ قرآنِ کریم سے محروم رہتے ہیں وہ بھی تلاوتِ قرآنِ کریم کی سعادت پاتے ہیں، مساجد نمازیوں سے بھر جاتی اور سحر و اِفطار

کے وقت فَضا بڑی پُر کیف ہو جاتی ہے، حضرتِ مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: رمضان لوگوں کا دِل بدل دیتا ہے کہ اِس کے آتے ہی مسجدوں میں رونق آجاتی ہے، تلاوت و ذِکر کی کثرت ہو جاتی ہے۔ گیارہ مہینے وَعظ (یعنی بیان) وہ اَثر نہیں کرتے جو صِرف **"رمضان کی آمد"** اثر کرتی ہے۔ (تفسیر نعیمی، پ2، اَلْبَقَرۃ، تحت الآیۃ: 185، 2/205)

اللہ پاک کے لئے محبّت کی مثال

امام محمد بن محمد غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: کسی سے اُخْرَوِی مقصد کے لیے محبت کرنا مثلاً شاگرد کا اپنے استاد سے یا مُرید کا اپنے پیر سے اس لیے محبّت کرنا کہ ان کے ذریعے وہ علم حاصل کر کے اچھے اعمال کرسکے اور آخرت میں کامیاب ہو سکے تو یہ محبت رضائے الٰہی کے لیے محبّت ہے۔ اسی طرح استاد کا اپنے شاگرد سے اس لیے محبّت کرنا کہ یہ شاگرد علم پھیلانے کا ذریعہ ہے جس کے سبب اسے اللہ پاک کی بارگاہ میں عزّت و عظمت ملتی ہے تو یہ محبّت بھی رضائے الٰہی کے زُمرے میں شامل ہے۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ ایک اور مقام پر فرماتے ہیں: جو شخص اللہ پاک کی رضا کے لئے لذیذ کھانے تیار کرے اور اچھے کھانے بنانے کی وجہ سے ملازم سے محبّت کرے تو یہ شخص بھی اللہ پاک کی رضا کے لئے محبّت کرنے والا شمار ہو گا۔ (احیاء العلوم 2/203، 204)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہٖ وَکَرَمِہٖ! ہمیں بھی رِضائے الٰہی کے لئے ماہِ رمضان سے پیار ہے، حقیقی عاشقِ ماہِ رمضان، بانیٔ دعوت اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ نے چند اشعار میں ماہِ رمضان سے محبت کا خوب اظہار فرمایا ہے، پڑھئے اور محبّتِ رمضان میں جھومئے:

مجھ کو رَمَضان سے مَحبّت ہے

میرے ربّ کی یہ خاص رَحمت ہے — مصطفٰے کی بڑی عنایت ہے
غوث و احمد رضا کی برکت ہے — مجھ کو رَمضان سے محبّت ہے
ماہِ رمضاں سے جس کو اُلفت ہے — قابلِ رشک اُس کی قسمت ہے
بے شک اُس پر خدا کی رحمت ہے — قبر و محشر میں وہ سلامت ہے
ماہِ رمضاں جہاں میں پھر آیا — مغفرت کا پیام ہے لایا
رحمتِ حق کا ہوگیا سایہ — لَحظہ لَحظہ نُزولِ رحمت ہے
خوب رونق ہے ماہِ غُفراں کی — کیسی برکت ہے ماہِ قُرآں کی
واہ کیا بات ماہِ رمضاں کی — کیا ہی رمضاں کی شان و شوکت ہے
پہلا عشرہ ہے خاص رحمت کا — دوسرا مغفرت کا ہے عشرہ
تیسرے میں ملے گی آزادی — نار سے اُس کو جس پہ رَحمت ہے
مسجدیں ہوگئی ہیں پھر آباد — بڑھ گئی نیکیوں کی ہے تعداد
سَرد بدیوں کا ہوگیا بازار — بڑھ گیا جذبۂ عبادت ہے
واہ سحری کی کیا بہاریں ہیں — خوب اِفْطار کے نظارے ہیں
روزہ داروں کے وارے نیارے ہیں — کیا تراویح کی بھی لَذّت ہے
ماہِ رمضاں کا غم عطا فرما — یاخدا! چشمِ نَم عطا فرما
ماہِ رمضاں کے عشق میں رونا — دو جہاں کیلئے سعادت ہے
ماہِ رمضاں کے روزہ داروں کی — خوش نصیبی ہے اور خوش بختی
اُس کو فیضانِ ماہِ رمضاں سے — خُلد مِلتی ہے ملتی جنّت ہے
مالکِ دو جہاں! پیئے جاناں — تو بَنا اس کو عاشقِ رمضاں
ماہِ رمضاں کے عشق میں تڑپے — عرضِ عطّار ربِّ عزّت ہے

(وسائلِ فردوس، ص29، 30)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

مساجد کی رونقیں

حضرتِ مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: تراویح میں ختمِ قرآن کے وقت مسجد میں چراغاں کرنا بہت کارِ ثواب (یعنی ثواب کا کام) ہے کہ یہ بھی آبادیِ مسجد (یعنی مسجد آباد کرنے) میں داخل ہے۔ مسجدِ نبوی میں سب سے پہلے اعلیٰ فرش حضرتِ عمر رضی اللہ عنہ نے ڈالے، اس سے پہلے صرف بجری تھی۔ اس کی عالی شان عمارت سب سے پہلے حضرت عثمانِ غنی رضی اللہُ عنہ نے بنائی۔ اس میں سب سے پہلے قندیلیں تمیم داری (رضی اللہُ عنہ) نے روشن کیں۔ عہدِ فاروقی میں رمضان کی تراویح کے موقع پر آپ نے چراغاں کیا اور حضرتِ علی (رضی اللہُ عنہ) نے عمر فاروق (رضی اللہُ عنہ) کو نورِ قبر کی دعا دی (کہ اللہ پاک آپ کی قبر کو روشن کرے)۔ (صحابیِ رسول) حضرتِ دِحیہ کَلْبی (رضی اللہُ عنہ) مسجدِ نبوی میں چراغاں کرتے تھے۔ یہ سب حضرات اللہ پاک کے پیارے تھے۔ (تفسیر نور العرفان، ص301)

ماہِ رمضان شعائرُ اللہ میں سے ہے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! خوشی کے مواقع مثلاً سالگرہ یا شادی وغیرہ پر گھروں کو سجایا اور روشنیوں سے جگمگایا جاتا ہے، اگر تعظیمِ رمضان کی اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ اپنے گھر کو لائٹنگ وغیرہ سے سجائیں گے تو اللہ پاک کی رحمت سے ضرور ثواب پائیں گے۔ ماہِ رمضان کی آمد پر خوشی منانا اور اِس کی تعظیم میں گھروں، دُکانوں کو سجانا سعادت مَند لوگوں کا حصہ ہے کیونکہ رمضانِ کریم شَعائرُ اللہ (یعنی اللہ پاک کی نشانیوں) میں سے ہے اور اللہ پاک کی نشانیوں کی عزّت و تعظیم کرنا پرہیزگار لوگوں کا کام ہے جیسا کہ پارہ 17 سورۃُ الحج، آیت نمبر 32 میں ارشاد ہوتا ہے: ﴿ وَمَنْ یُّعَظِّمْ شَعَآىٕرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ ۝۳۲ ﴾
ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور جو اللہ کی نشانیوں کی تعظیم کرے تو یہ دلوں کی پرہیز گاری سے ہے۔

”تفسیرِ نعیمی“میں ہے: شعائر سے ہر وہ چیز مُراد ہے جن کی تعظیم رب کی عبادت کی نشانی ہو یا وہ نشان جن کے قِیام کا رب نے حکم دیا ہو لہٰذا وہ جگہ اور وہ وقت اور وہ علامات جو دین کی نشانیاں ہوں سب شعائرُ اللّٰہ (یعنی اللہ پاک کی نشانیاں) ہیں۔ کعبہ، عَرَفات، مُزْدَلِفہ، صفا، مَروہ، مِنٰی، مسجدیں، بزرگانِ دین (رحمۃُ اللہِ علیہم) کے مَقابِر (یعنی مزارات)، ایسے ہی رمضان، عید، جمعہ وغیرہ شعائرِ دین ہیں۔ (تفسیرِ نعیمی، 2/97 ملخصًا) بلکہ جس چیز کو اللہ پاک کے مقبول بندوں سے نسبت ہو جائے وہ بھی شعائرُ اللّٰہ (یعنی اللہ پاک کی نشانیاں) بن جاتی ہے، حضرتِ بی بی ہاجرہ رضی اللہُ عنہا کے قدم مبارک صفا و مروہ کے پہاڑوں پر لگے تو وہ پہاڑ شعائرُ اللّٰہ (یعنی اللہ پاک کی نشانیاں) بن گئے جس کا بیان قرآنِ کریم کے دوسرے پارے کی سورۃُ البقرۃ کی آیت نمبر 158 میں موجود ہے۔

مہربان مہینا

رب کا مہمان **”ماہِ رمضان“** اُمتِ مصطفٰے کے لئے بڑا ہی مہربان اور رحمتِ رحمٰن ہے کہ اس کی ہر ہر گھڑی رحمت بھری ہے، روزہ دار کا سونا بھی عبادت ہے، نفل کا ثواب فرض کے برابر اور فرض کا ثواب 70 گُنا بڑھ جاتا ہے۔ دیگر مہینوں میں خاص دِن یا خاص راتیں برکت والی ہوتی ہیں مگر اِس ماہِ کریم کا ہر دِن اور ہر رات رحمت و برکتوں کی کان ہیں، دیگر اسلامی مہینوں کی تاریخ یاد نہیں ہوتی مگر اِس ماہِ مبارک کا ایک ایک دِن گِن گِن کر گُزارا جاتا ہے۔ اللہ پاک کا ہم بے حد شکر ادا کرتے ہیں کہ اُس نے ہمیں اپنے پیارے پیارے آخری نبی مکّی مَدَنی محمدِ عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی اُمت میں پیدا فرمایا اور ہمیں ماہِ رمضان کی نعمت سے نوازا۔

اَلحمدُ لِلّٰہ! گزشتہ ایک یا دو سال سے حقیقی عاشقِ رمضان، امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہمُ العالیہ

کی ترغیب پر عاشقانِ رسول کی دینی تنظیم دعوتِ اسلامی کے "مکتبۃُ المدینہ" کی طرف سے رمضانِ کریم کی مناسبت سے مختلف پینافلیکس اور کارڈز تیار کئے جاتے ہیں جو اس کی ایپ[1] سے گھر بیٹھے آرڈر کے ذریعے منگوا کر گھر کو سجایا جاسکتا ہے۔

ماہِ رمضان سے محبّت کی اَچھوتی مثال

سال 2024 میں خلیجی ملک عرب امارات (دُبئی) گورنمنٹ کی طرف سے جاری کردہ "خلیج نیوز" میں اِس خبر نے کئی عاشقانِ رسول کے دِلوں کو خوش کر دیا کہ ماہِ رمضان المبارک کی آمد پر جو کوئی اپنے گھر کو سب سے زیادہ ڈیکوریٹ کرے (یعنی سجائے) گا اُس کو ایک لاکھ درہم بطورِ انعام پیش کئے جائیں گے، دوسرے اور تیسرے نمبر پر آنے والوں کے لئے بھی انعامات کا اعلان کیا گیا۔

خبر کا اُردو ترجمہ: برانڈ دبئی (جو دبئی گورنمنٹ میڈیا آفس کا ایک شعبہ ہے) اور فرجان دبئی نے "دبئی کے بہترین سجے ہوئے رمضان گھروں" کے مقابلے کے آغاز کا اعلان کیا ہے۔ اس مقابلے کے ذریعے دبئی کے رہائشی خاندانوں کو دعوت دی گئی ہے کہ وہ پورے ماہِ رمضان المبارک کے دوران اپنے گھروں کو سجاوٹ اور روشنیوں سے آراستہ کریں اس مقابلے میں شاندار انعامات رکھے گئے ہیں، جن میں

- پہلی پوزیشن حاصل کرنے والے کو 100,000 درہم،
- دوسری پوزیشن والے کو 60,000 درہم،
- اور تیسری پوزیشن والے کو 40,000 درہم دیے جائیں گے۔

---

1 ....مکتبۃُ المدینہ کی ایپلیکیشن ڈاؤن لوڈ کرنے کے لیے اس QR کو اسکین کیجئے:

ابتدائی تین انعامات کے سِوا، سات شرکا کو دو افراد کے لیے عمرہ کے ٹکٹ بھی دیے جائیں گے۔ یہ مقابلہ ترغیب دیتا ہے کہ اپنے گھروں کو خوبصورتی سے سجاکر رمضان المبارک کو بھرپور انداز میں منائیں۔ رمضان المبارک کے رُخصت ہونے سے چند دِن پہلے ادارے کو جن لوگوں نے اپنے گھروں کو سجاکر پیغامات بھیجے، اُن میں انعامات تقسیم کئے گئے، پڑھنے والوں کے لئے رغبت کا سامان کرتے ہوئے اس مقابلے میں پہلے نمبر پر آنے والے گھر کی تصویر (جو کہ اِسی کتاب کے ٹائٹل پر موجود ہے) اور مکمل خبر QR کوڈ کی صورت میں پیشِ خدمت ہے، اِس گھر کو سجانے والوں کا کہنا ہے کہ ہمیں یہ گھر سجانے میں کم و بیش پانچ دن لگے۔

عبادت اور ماہِ رمضان کی تعظیم میں اہتمام

صحابیِ نبی، حضرت تمیم داری رضی اللہُ عنہ نے چار ہزار درہم کا ایک مہنگا اور عمدہ لباس خرید کر رکھا ہوا تھا لہٰذا جس رات لیلۃُ القدر کا گمان ہوتا تو خصوصیّت کے ساتھ اسی لباس کو پہنتے اور پوری رات ذکر و عبادت میں گزار دیتے تھے۔ (التہجد و قیام اللیل لابن ابی الدنیا، 1 / 311 ملخصًا)

امامِ اعظم ابو حنیفہ حضرت نعمان بن ثابت رحمۃُ اللہِ علیہ رات کی نماز کے لئے قیمتی قمیص، پاجامہ، عمامہ اور چادر پہنتے تھے جس کی قیمت ڈیڑھ ہزار درہم تھی، آپ رحمۃُ اللہِ علیہ ہر رات نماز ایسے لباس میں پڑھتے تھے اور فرماتے تھے کہ ”جب ہم لوگوں سے اچھے لباس میں ملتے ہیں تو اللہ پاک سے اعلیٰ لباس میں ملاقات کیوں نہ کریں۔

(تفسیر روح البیان، پ8، الاعراف، تحت الآیۃ: 31، 3 / 154 ملخصًا)

ماہِ رَمَضان کی لائٹنگ میں احتیاط

اے عاشقانِ رمضان ! رَمضانُ الْمبارک کی سجاوٹ ہو یا ماہِ میلاد کی، اِس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ جب رات دیر گئے لوگوں کی چھل پہل ختم ہو جائے تو اس وقت گھروں کی سجاوٹ (لائٹس وغیرہ) بند کر دی جائیں کیونکہ اِن روشنیوں کا مقصد لوگوں کے دِلوں میں ماہِ رمضان کی عظمت و تعظیم اور ماہِ میلاد شریف میں حضرتِ بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا کے لال، محبوبِ ربِّ ذُوالْجلال صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے دنیا میں تشریف لانے کی خوشی کا اظہار کرنا ہوتا ہے، جب لوگوں کی آمد ورفت ختم ہوگئی تو گویا سجانے کا مقصد پورا ہو گیا۔ لہٰذا اپنے اپنے علاقے کے عُرف وحالات کے مطابق لائٹس بند کر دیجئے۔

مسجد کے چندے سے ماہِ رمضان کی سجاوٹ

امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ اپنی کتاب "چندے کے بارے میں سوال جواب" میں لکھتے ہیں: اگر چندہ دینے والوں کی صَراحۃً یا دَلالۃً اجازت ہو تو کرسکتے ہیں ورنہ نہیں۔ صَراحۃً سے مُراد یہ ہے کہ مسجد کے لئے چندہ لیتے وقت کہہ دیا کہ ہم آپ کے چندے سے جشنِ ولادت اور گیارہویں شریف، شبِ براءَت وغیرہ بڑی راتوں کے مواقع پر نیز رَمَضانُ المبارَک میں مسجِد میں روشنی بھی کریں گے اور اُس نے اجازت دیدی۔ دَلَالۃً یہ ہے کہ چندہ دینے والے کو معلوم ہے کہ اِس مسجِد پر جشنِ ولادت اور دیگر بڑی راتوں کے مواقع پر اور رَمَضانُ الْمبارَک میں چَراغاں ہوتا ہے اور اُس میں مسجِد ہی کا چندہ استِعمال کیا جاتا ہے۔ عافیّت اِسی میں ہے کہ چَراغاں وغیرہ کے لئے الگ سے چندہ کیا جائے، جتنا چندہ ہو جائے اُسی سے چَراغاں کر لیا جائے اور چَراغاں میں جو کچھ بجلی خرچ ہوئی اُس کے پیسے بھی اُسی سے ادا کئے جائیں۔ (چندے کے بارے میں سوال جواب، ص20)

گھریلو مسجد بنانا سنّت ہے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! گھر میں جو جگہ نماز کے لیے مُقرَّر (یعنی FIX) کی جائے اُسے ''مسجدِ بیت'' کہتے ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، 22/479 ملخصاً) اللہ پاک کے پیارے پیارے آخری نبی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص اپنی مسجد میں نماز ادا کرلے تو اُسے چاہیے کہ اپنے گھر کے لئے نماز میں سے کچھ حصہ بچا رکھے کیونکہ اللہ پاک اُس نماز کے سبب اُس کے گھر میں خیر و برکت عطا فرمائے گا۔ (مسلم، ص306، حدیث:1822)

اے عاشقانِ رسول! پہلے کے پاکیزہ دَور کے مسلمانوں کے گھروں میں مسجدِ بیت (یعنی گھریلو مسجد) ہوا کرتی تھی۔ افسوس! اب گھروں میں بیڈ روم، ڈرائنگ روم، ڈریسنگ روم، اِسٹڈی روم، فِٹنس روم، T.V لاؤنج اور نہ جانے کیا کیا بنایا جارہا ہے! اگر نہیں بناتے تو ''مسجدِ بیت'' اور ''وضو خانہ'' نہیں بناتے۔ ہمّت کیجئے! اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ اپنے گھر میں مسجدِ بیت بنایئے اور ثواب کے حق دار بنئے۔ ''بہارِ شریعت'' میں مسجدِ بیت کی ترغیب دِلاتے ہوئے لکھا ہے: ''عورت کے لیے یہ مُستَحب بھی ہے کہ گھر میں نماز پڑھنے کے لیے کوئی جگہ مُقرَّر کرلے اور چاہیے کہ اس جگہ کو پاک صاف رکھے اور بہتر یہ کہ اس جگہ کو چَبُوترا وغیرہ کی طرح بلند کرلے۔ بلکہ مرد کو بھی چاہیے کہ نوافل کے لیے گھر میں کوئی جگہ مُقرَّر کرلے کہ نفل نماز گھر میں پڑھنا افضل ہے۔'' (درمختار مع ردالمحتار، 3/494-بہارِ شریعت، 1/1021، حصہ:5)

یادرہے! مسجدِ بیت کیلئے پورا کمرہ (ROOM) ہونا جائز تو ہے مگر ضروری نہیں، کسی کمرے میں ایک فرد نماز پڑھ سکے اتنی جگہ بھی اگر FIX کرلی تو وہ بھی کافی ہے، اِس کی الگ سے تعمیر وغیرہ بھی ضروری نہیں۔ (فیضانِ نماز، ص532 بتغیرٍ)

مزید معلومات کے لئے دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ سے رسالہ ''گھریلو مسجد بنانا سنّت ہے'' پڑھئے اور ثواب کی نیّت سے دوسروں کو بھی شیئر کیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

رمضانُ الکریم کی سجاوٹ کرنے والوں کے لئے پیغام اَمیرِ اہلِ سنّت اور دُعا

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ ایک بہت پیاری، انوکھی اور خوشیوں بھری بات عرض کرنے جارہا ہوں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! ماہِ رمضان کی تشریف آوری ہونے والی ہے۔ ایک باعظمت مہمان تشریف لارہا ہے۔ مہمان جب آتا ہے تو سجاوٹ اچھی لگتی ہے، کیا ہی اچھا ہو کہ ماہِ رمضان کے آنے سے پہلے ہم اپنے گھر، دکانیں وغیرہ سجا کر استقبالِ رمضان کی تیاریاں کریں۔

اِس میں یہ خیال رکھنا ضروری ہے کہ ہر شخص اپنی جیب سے رمضانِ کریم کی خوشی میں اپنا گھر وغیرہ سجائے، اگر گلیاں بھی سجاسکتے ہیں تو یہ بھی اچھی بات ہے لیکن یہ بات ذہن میں رکھئے گا کہ اگر کسی کے پاس جشنِ ولادت میں سجاوٹ کے لیے چندے کے پیسے ہیں تو اِس رقم کو کسی اور مقصد میں استعمال نہیں کیا جاسکتا۔ چونکہ رمضان شریف میں اس کی عرفاً اجازت نہیں ہے، اس لیے چندے کے پیسوں سے اس طرح کی سجاوٹ نہیں کی جاسکتی۔ اگر عرف سے ہٹ کر مسجد یا مدرسے کے چندے کو استعمال کیا گیا تو یہ گناہ ہو گا۔

اللہ پاک رمضانِ کریم کی خوشیوں کو دوبالا فرمائے۔ سارے ادارے اور انجمنیں اپنے اپنے طور پر سجاوٹ کریں۔ جشنِ ولادت اور رمضانُ الکریم کی سجاوٹ میں فرق ہونا چاہیے تاکہ دونوں میں امتیاز باقی رہے مثلاً اِس طرح کا بورڈ لگائیں جس پر **"رمضانِ کریم مبارک ہو"** لکھا ہو، اِن شاءَ اللہ میں نے بھی اپنے غریب خانے کو سجانے کی نیت کر لی ہے۔

یا اللہ پاک! جو کوئی ماہِ رمضان میں اپنا گھر، دُکان یا محلہ سجائے، اس کے انتقال کے بعد اس کی قبر نورِ مصطفٰے (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) سے تاحشر جگمگاتی رہے، روشن رہے۔

میں نے گھر کو سجالیا سن لو! آؤ خوشیوں کے پھول سب چُن لو
کاش! ہو جائے خوش مِرا رَحماں واہ! کیا بات ماہِ رمضاں کی

اٰمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللہُ علٰی مُحَمَّد

اگلے ہفتے کا رسالہ

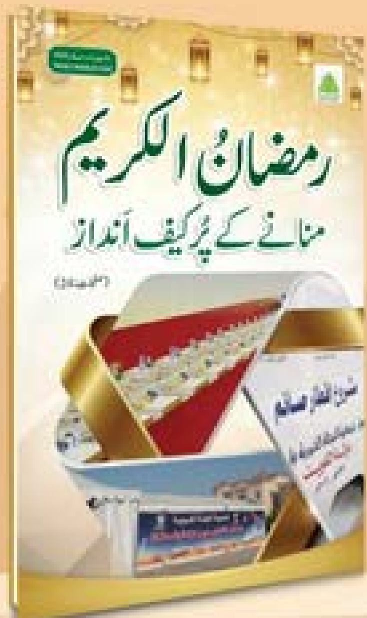

978-969-722-893-5
01082604

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net